رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۰ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

یوم :- یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپیہ
ششماہی ۱۱ ۰
سہ ماہی ۶ ۰
ماہوار ۲ ۰
قیمت فی پرچہ ۱ ۰

جلد ۲	۲۵ وفا ۱۳۲۷ھش	۱۷ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ	۲۵ جولائی ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۶۸

پاکستان میں بھی عنقریب پرمٹ سسٹم جاری کر دیا جائیگا

لاہور ۲۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ لاہور کی بین الممالکتی کانفرنس میں مسٹر غضنفر علی خاں نے یہ امر واضح کرنیکی کوشش کی تھی کہ صرف پاکستان سے ہی مسلم مہاجرین واپس نہیں جا رہے بلکہ غیر مسلم بھی ہندوستان سے واپس پاکستان آ رہے ہیں۔ ہندوستانی نمائندوں نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے پرمٹ سسٹم جاری رکھنے پر اصرار کیا۔ اسپر سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے دخل دیتے ہوئے کہا کہ جب تارکان وطن کی واپسی یکطرفہ نہیں ہے تو پھر ان کے داخلہ پر پابندی بھی یکطرفہ نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان اپنے اس یکطرفہ اقدام سے ہم کو بھی پرمٹ سسٹم جاری کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔

کشمیر کمشن کی ہراول پارٹی پیر کو کشمیر روانہ ہو جائے گی

نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ کشمیر کمشن کی ہراول پارٹی جو امریکہ اور بلجیم کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ پیر کو کشمیر روانہ ہو جائے گی۔ تاکہ کشمیر کی موجودہ فوجی حالت کا جائزہ لے سکے۔ کمشن کے ممبر آج آگرہ روانہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ اس ماہ کی تیس تاریخ تک کمشن کراچی پہنچ جائے گا۔

انڈونیشیا نے ہالینڈ کے ساتھ گفت وشنید ختم کر دی

جوگجاکارتا ۲۴ جولائی۔ جمہوریہ انڈونیشیا نے ہالینڈ کے ساتھ اپنی گفت وشنید اس بنا پر ختم کر دی ہے کہ ہالینڈ نے امریکہ اور آسٹریلیا کے نمائندوں پر مشتمل مصالحتی کمیٹی کی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ ایک غیر ملکی نامہ نگار نے یہ رائے ظاہر کی ہے اور انڈونیشیا کے اس اقدام سے ہالینڈ کے اس طبقے کو تقویت حاصل ہو جائے گی۔ جو انڈونیشیا سے سختی کا سلوک کرنیکے حق میں ہے۔

صوبہ سرحد میں ایک انتظامیہ کمیٹی کی تشکیل

کراچی ۲۴ جولائی مسلم لیگ کے ناظم چوہدری خلیق الزمان نے صوبہ سرحد کی مسلم لیگ کی بدانتظامیوں کو دور کرنے کیلئے ایک انتظامیہ کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو سرحد کے مختلف اضلاع کے بیس سرکردہ مسلم لیگی لیڈروں پر مشتمل ہوگی۔ اس کمیٹی میں پیر صاحب آف مانکی شریف۔ خان ثمین جان۔ نوابزادہ اللہ نواز خاں۔ بادشاہ گل اور سردار اورنگ زیب شامل ہوں گے۔

دنیا کی سب سے بڑی ہوائی بندرگاہ میں توسیع

لندن ۲۴ جولائی۔ اس اطلاع کے بعد کہ اس ہفتے برطانیہ کی فضائی آمد ورفت میں پچاس فی صدی اضافہ ہوا ہے۔ یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ برطانیہ کی سب سے بڑی فضائی بندرگاہ ہیتھرو (جس کا سرکاری نام لندن ایئرپورٹ ہے) میں توسیع کی جا رہی ہے یاد رہے کہ یہ ہوائی بندرگاہ دنیا میں سب سے بڑی ہے۔

دمشق میں عارضی صلح کے خلاف زبردست مظاہرے

اتحادی ثالث کی عرب لیڈروں سے ملاقات

بیروت ۲۴ جولائی۔ اتحادی ثالث کونٹ برناڈوٹ نے آج عرب لیڈروں سے ملاقات کی اور بیت المقدس میں سے فوجیں ہٹا لینے کے سوال پر بات چیت کی۔ کونٹ برناڈوٹ یہودی لیڈروں سے بات چیت کرنے کے لئے کل بیروت سے حیفا جائینگے۔ ان ملاقاتوں کی روشنی میں مستقل صلح کی شرائط تیار کرنے کی کوشش کرینگے۔ آج پہلی مرتبہ فلسطین کے شمالی مشرقی محاذ سے مکمل امن کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کل دمشق میں عوام نے زبردست مظاہرے کئے۔ جلسے کئے اور جلوس نکالے اور جنگ بند کرنے کی مذمت میں قرار دادیں پاس کیں۔ مظاہرین نے عرب حکومتوں اور عرب لیگ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ عارضی صلح کو فوراً ختم کر دیں۔

لندن ۲۴ جولائی۔ ملک معظم کی دعوت پر مسٹر ہیرلڈ نکلسن شاہ جارج پنجم کے سوانح حیات لکھینگے اس کتاب کا کاپی رائٹ مصنف ہی کے نام پر ہوگا۔ اس دوران میں مسٹر ہیرلڈ نکلسن اپنی صحافتی سرگرمیاں کو بدستور جاری رکھینگے۔

ڈچ حکومت خواہ کوئی رویہ اختیار کرے انڈونیشیا بالآخر آزاد ہو کر رہیگا

لاہور میں سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

لاہور ۲۴ جولائی۔ آج پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں انڈونیشین نمائندہ مقیم پاکستان مسٹر ادھم نے انڈونیشیا کی سیاسی جدوجہد آزادی کی تاریخ بیان کی۔ جلسہ میں میاں افضل حسین۔ میاں نور اللہ اور شیخ فیض محمد بھی موجود تھے۔ سر محمد ظفر اللہ خاں نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا انڈونیشیا کے ساتھ پاکستان کو گہری دلچسپی ہے۔ وہاں کی سات کروڑ کی آبادی میں سے ۹۲ فیصدی مسلمان ہیں۔ اس کے علاوہ مشرقی پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان صرف دو ملک ہیں یعنی برما اور ملایا اور ملایا بھی مسلم اکثریت کا ملک ہے۔

سر محمد ظفر اللہ خاں نے انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "ڈچ حکومت نے جو روش اختیار کر رکھی ہے اسے اب خود کئی ڈچ جماعتیں بھی سخت ناعاقبت اندیشی پر محمول کرتی ہیں۔ اب ڈچ حکومت کے سامنے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ خود ہی عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے انڈونیشیا کی آزادی کو تسلیم کرے اور اس طرح وہاں کے عوام کی دوستی حاصل کرے اور یا پھر اپنی موجودہ پالیسی پر قائم رہے لیکن اس پالیسی کے نتیجہ میں بھی انڈونیشین عوام اپنے جذبہ آزادی کی بدولت بالآخر آزاد ہو جائینگے لیکن اس صورت میں شیخ حکومت کا انڈونیشیا سے ہمیشہ کیلئے دخل ختم ہو جائیگا۔

جرمنی کے شہر ہیمبرگ میں دین اسلام کی اشاعت

امام مسجد احمدیہ لنڈن سے وکٹر گورڈن کی ملاقات

لنڈن ۲۴ جولائی۔ مسٹر وکٹر گورڈن اپنے ایک خط میں جو آپ نے لنڈن سے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع ہونے کیلئے ارسال فرمایا ہے یوں رقمطراز ہیں:-

انڈیا ہاؤس لنڈن میں لارڈ اور لیڈی ماونٹ بیٹن کی دعوت خیر مقدم کے موقع پر میری ملاقات جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ لنڈن سے ہوئی۔ آپ بڑے ہشاش بشاش اور تندرست نظر آ رہے تھے۔ آپ نے مجھے بتایا کہ آپ ابھی ابھی براعظم یورپ کے سفر سے واپس آئے ہیں۔ جہاں آپ اسلامی مشنری اداروں کے قیام اور تنظیم کے سلسلے میں تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے بتایا کہ تبلیغی مساعی اور کوششوں کے بہت بہتر نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ خاص طور پر جرمنی کے شہر ہیمبرگ میں بہت کامیابی ہوئی ہے جہاں بہت سے جرمن باشندے اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مطالعہ کرنے میں مصروف ہیں اور کئی مشرف باسلام بھی ہو چکے ہیں۔ میں نے ان سے قادیان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہمیں خدا سے امید ہے کہ وہ ہمیں اپنا مرکز ضرور واپس دلائے گا۔

۳۸۰۰۰ سے زیادہ مہاجرین کو روزگار دلا دیا گیا!

کراچی ۲۴ جولائی۔ ۲۶ جون ۱۹۴۸ء تک ۳۸۳۶۷ مہاجرین کو پاکستان کی روزگار کی تبادلہ گاہوں کی طرف سے روزگار دلایا گیا ان میں سے پچھلے ہفتہ بارروزگار ہونے والوں کی تعداد ۲۹۸ ہے۔

اس عرصے میں ان تبادلہ گاہوں میں روزگار کے لئے نام رجسٹر کرانے والے کل مہاجرین کی تعداد ۱۲۷۰۶۰ تھی۔ جن میں سے ۱۱۲۴ مہاجرین نے پچھلے ہفتہ اپنے نام رجسٹر کرائے ملازمت کی تبادلہ گاہوں پر فی الفور ملازمت کے لئے جس قسم کے لوگوں کی ضرورت ہے ان میں چوکیدار، چپڑاسی، غیر سند یافتہ کلرک، موٹر ڈرائیور، مستری، بجلی کا کام کرنیوالے اور درزی شامل ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے تنویر الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلوڈ روڈ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل
۲۵ جولائی ۱۹۴۸ء

اسلامی پروگرام کی خصوصیت

اسلام انسانوں میں کسی قسم کی طبقاتی تقسیم تسلیم نہیں کرتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی شریعت کے سامنے خاندانی تفوق یا مالی و دولت کا امتیاز کوئی چیز نہیں۔ نہ اسلام انسان کی انسان پر کوئی اور فوقیت مانتا ہے۔ اس کے نزدیک صرف ایک ہی وجہ امتیاز ہے۔ اور وہ تقوےٰ ہے۔ اور اس کا بھی یہ مطلب نہیں۔ کہ تقوےٰ کی بناء پر کسی شخص کو مجلسی یا اور قسم کے خاص حقوق دوسروں سے زیادہ حاصل ہیں۔

دنیا میں جتنی بھی چیزیں انسانی حیات کے قیام کے لئے اللہ تعالےٰ نے مہیا کی ہیں۔ ان میں ہر ایک متنفس کا حصہ ہے۔ ہر ایک انسان اپنی کوشش کے مطابق اپنا حصہ لے سکتا ہے لیکن چونکہ ہر انسان کی قابلیت تصرف دوسرے سے مختلف ہے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض انسان دوسروں سے زیادہ سامان فراہم کر لیتے ہیں۔ اور اس سے امتیاز و تفریق پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلام نے اس امتیاز و تفریق کو کم سے کم کرنے کے لئے بعض طوعی اور بعض اکراہی طریقے بنائے ہیں۔ اکراہی طریقوں میں ایتائے زکوٰۃ۔ ممانعت ربا و وراثت وغیرہ ہیں اور طوعی طریقوں میں سے اصولی طریق یہ ہے کہ انسان اپنی ضروریات سے فاضل سازوسامان قومی کاموں اور غرباء کے لئے خود بخود پیش کر دے۔

اگر انسانوں کی سوسائٹی ایسی بن جائے۔ کہ جس میں اسلام کے یہ اصول اپنی فطری آزادی کے ساتھ زیر عمل آجائیں۔ تو آج تمام طبقاتی کشمکش جو ہم دنیا میں دیکھ رہے ہیں ختم ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہے۔ اور دنیا ابھی اسلامی طرز زندگی اختیار کرنے کی طرف مائل نہیں ہے۔ اور سوسائٹی میں نفسانفسی رجحان حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اس لئے وہ دو ایسے طبقوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی ہے۔ کہ جن کے درمیان خلیج کو پاٹنا ایک بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ یہ دو طبقے سرمایہ دار اور مزدور ہیں۔ ایک طرف تو سرمایہ دار گروہ ہے۔ جن کو کم سے کم محنت کے عوض زیادہ سے زیادہ آرام میسر ہے۔ اور دوسری طرف مزدور ہیں۔ کہ جن کو زیادہ سے زیادہ محنت و مشقت پر بھی کافی ضروریات زندگی میسر نہیں۔

مغربی اقوام مذہب سے اور اعتقاد باللہ سے بالکل آزاد ہو کر محض عقل سے اس مسئلہ کا حل معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ چونکہ موجودہ مادی ترقی نے ان کی تمام عقلی جدوجہد کو محدود کر کے رکھ دیا ہے۔ اس لئے طوعی طریق کے لئے ان کے پروگرام میں کوئی جگہ نہیں۔ ایک طرف تو سرمایہ داروں کے ذہن میں یہ جاگزین ہے کہ چونکہ یہ چیز ہمارے قبضہ میں ہے اس لئے ہم اس کے بلا شرکت غیرے مالک ہیں اور جس طرح چاہیں اپنے عیش و آرام کی خاطر اسکو استعمال کر سکتے ہیں۔ دوسری طرف محروم طبقہ کہتا ہے۔ ہم بھی انسان ہیں۔ اور دنیا کی نعمتوں سے متمتع ہونے کا ہم کو بھی ویسا ہی حق ہے۔ جیسا کسی دوسرے کو

آجکل دنیا میں جو طوفان بدتمیزی برپا ہے۔ وہ تمام اسی نظریاتی تضاد کی بنا پر ہے۔ تمام دنیا ایک میدان کارزار ہے۔ جس میں دو متخالف لشکر آمنے سامنے پڑے ہیں اور گھمسان کا رن پڑنے ہی والا ہے۔ بڑے بڑے عقل کے دھنی حیرت زدہ تک رہے ہیں۔ مگر کچھ نہیں کر سکتے وہ دیکھتے ہیں کہ دنیا تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ لیکن کسی تدبیر سے اسکو نہیں بچا سکتے۔ ان کی عقلوں کے پاس صرف ایک ہی حل ہے۔ کہ دونوں فریق لڑ کر فیصلہ کر لیں۔ ایک فریق دوسرے پر غالب آجائے۔ تو دنیا میں امن ہو جائے گا لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ایسا امن کب تک قائم رہ سکتا ہے۔ سرمایہ داری اپنے اصولوں پر قائم رہ کر کب تک بھوکوں کو دبا سکتی ہے۔ اور بھوکے کامیاب ہو کر کب تک اختلاف قابلیت کے فطری اصول کو پابہ زنجیر رکھ سکتے ہیں۔

جب تک دونوں انتہا پسند فریق ایک وسطی لائحۂ عمل پر متفق نہ ہوں۔ دنیا اس عظیم تباہی سے بچ نہیں سکتی۔ جو موجودہ مادی تہذیب اس پر لانے کے لئے تلی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی عقل دیر تک مادی اقدار میں سوچتے سوچتے شل ہو کر رہ گئی ہے

اس وقت ایک انقلاب ایک عظیم انقلاب کی ضرورت ہے۔ مادی ہو یا ذہنی۔ مادی انقلاب کے لئے ہمارے پاس ایٹمی طاقتیں ہیں۔ جس کا نتیجہ صاف ہے یعنی مکمل تباہی۔

اس کے برخلاف ذہنی انقلاب دنیا کی کشتی کو سلامتی کے کنارے پر اتار سکتا ہے اس کا مکمل پروگرام ہمارے پاس موجود ہے صرف دنیا میں اس کی اشاعت کی ضرورت ہے۔ یہ پروگرام الٰہی پروگرام ہے۔ جو قرآن کریم کی صورت میں ہے۔ لیکن افسوس جن لوگوں کو یہ پروگرام سونپا گیا تھا۔ کہ اسکو دنیا میں پھیلاؤ۔ وہ پھیلانا تو کیا خود اسکو پس پشت ڈالکر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو اس کی طرف رجوع بھی کرتے ہیں۔ تو اس طرح کہ گویا یہ بھی کوئی مغربی مادی تحریک ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ حالانکہ اس پروگرام کا نقطہ مرکزی ہے ہی تعلق باللہ۔

اگر اسلام بھی ایک ایسا ہی پروگرام ہے جس کی حدود مادی دنیا سے آگے نہیں بڑھتیں تو اس کا فائدہ ہی کیا ہے۔ محض یہ رٹ لگانے سے کہ یہ خدائی نظام ہے کوئی فرق نہیں پڑتا تاوقتیکہ اس پروگرام کی تفصیلات کے دوران عمل میں خود خدا تعالےٰ کا ہم کو ہاتھ نظر نہ آئے جب تک ہم یہ محسوس نہ کریں۔ کہ اس پروگرام کا بنانے والا زندہ موجود ہے۔ اور اس پر عمل کرانے میں اب بھی ویسی ہی دلچسپی لیتا ہے۔ جیسے کہ وہ خلفائے راشدین کے وقت میں لیتا رہا۔ جب تک ہم یہ نہ مانیں۔ کہ اب بھی اللہ تعالےٰ ایسے انسان پیدا کرتا ہے۔ جو اس پروگرام کے منبع سے ہمیں روشناس کر سکتے ہیں۔ تو یقیناً یہ پروگرام بھی ویسا ہی مردہ پروگرام ہے۔ جیسا کہ جمہوری۔ فسطائی اور اشتراکی پروگرام ہیں۔

بہترین سے بہترین اصول اس وقت تک مردہ اور ناکارہ ہے۔ جب تک ہم اسکو محض مادی نقطہ نظر سے دیکھیں گے۔ خواہ اس پر عمل کرانے کے لئے کتنی ہی مادی طاقتیں جمع کر دی جائیں۔ لیکن جب یہ اصول خدا تعالےٰ کی زندہ رضا کے ساتھ ہمارے دلوں میں بیٹھتا ہے۔ تو ہمارے جسم کا ریشہ ریشہ اسکے سامنے جھک جاتا ہے۔ اور پھر اس پر عمل کرانے کے لئے کسی مادی طاقت کی ضرورت نہیں رہتی۔

اس لئے وہ ذہنی انقلاب جو اس وقت دنیا کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کے سوا پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اپنی عقلوں سے اللہ تعالےٰ کے پروگرام کو دنیا میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

پرمٹ سسٹم

اخبار سٹیٹسمین دہلی کے لاہوری نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ ۱۹ جولائی کو جس دن ہند میں داخلہ کے لئے پرمٹیں لینے کا قاعدہ نفاذ پذیر ہوا۔ تو اس نے پرمٹ حاصل کرنے والے مسلمانوں کی ایک بڑی بھیڑ انڈین ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر کے باہر دیکھی۔ جن کی تعداد سینکڑوں تک تھی۔ پھر وہ لکھتا ہے۔ کہ چونکہ پرمٹوں کے فارم کافی نہ تھے۔ اس لئے دستخط وغیرہ کرنے میں بہت سی دقتیں پیدا ہو گئیں۔ لطف یہ ہے کہ نامہ نگار نے یہ کہہ کر خود ہی اپنی تردید کر دی ہے۔ کہ دہلی جانے والا انڈین نیشنل ایرویز کا ہوائی جہاز تقریباً خالی روانہ ہو گیا۔ اگر اتنے لوگ پرمٹیں لینے والے تھے۔ اور گو فارم کم تھے مگر پھر بھی دو سو پرمٹیں تیار کرنا کوئی مشکل نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ نامہ نگار نے کسی قدر مبالغہ سے کام لیا ہے۔ اور یہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ سینکڑوں مسلمان لاہور سے روزانہ ہندیونین جاتے ہیں۔ پرمٹ کا قاعدہ کئی دنوں سے نفاذ پذیر ہونے کا اعلان کیا جا رہا تھا۔ اور ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر کے لئے کافی موقعہ تھا۔ کہ وہ ضرورت کے مطابق پرمٹوں کے فارم تیار رکھتا لیکن واقعہ یہ ہے۔ کہ وہ اتنے پرمٹ بھی نہ دے سکا۔ کہ ایک ہوائی جہاز کے لئے کافی سواریاں میسر آجائیں۔

کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ پرمٹوں کا قاعدہ محض پراپاگنڈہ کے لئے نافذ کیا گیا ہے ورنہ جو وجوہات اس کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ وہ محض بناوٹی ہیں۔ خواہ انڈین یونین کی اس قاعدہ کے نفاذ سے کچھ بھی غرض ہو۔ لیکن جہاں تک ہم نے سوچا ہے۔ اس کا اتنا فائدہ نہیں جتنا نقصان ہے۔ ہند اور پاکستان کے اتنے مفاد مشترکہ ہیں۔ کہ اگر اس قسم کی مغائرت کو ترقی دی گئی۔ تو دونوں کے لئے غیر ضروری مشکلات پیدا ہو جائینگی۔ ہماری آرزو ہے کہ ہند اور پاکستان کو اس معاملہ میں جلد از جلد کوئی سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔ اور دونوں ملکوں میں آمدورفت کی پابندیاں کم سے کم کرنے کی کوئی راہ نکالنی چاہیئے۔ ورنہ اگر یہ کشمکش بڑھتی گئی۔ اور دونوں طرف سے ایسے اقدام ایک دوسرے کی ضد سے کئے گئے۔ تو یقیناً ہ نتائج پیدا ہونگے۔ جو دونوں ملکوں کے لئے موجودہ حالات کی کسی حال میں بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ انڈین یونین کے ارباب حل و عقد اس معاملہ پر نظر ثانی کریں گے۔ اور اس قاعدہ کو جلد از جلد منسوخ کر دیں گے۔

درخواست دعا

محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی میں کچھ عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ کوئی دوا کارگر نہیں ہو رہی صحابہ کرام درویشان قادیان اور جملہ احباب سے التجا ہے کہ دعاؤں میں یاد فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت عطا فرمائے آمین

ملک خادم حسین از نوشہرہ

قادیان میں جماعت کی واپسی کس صورت میں ہوگی؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض مکاشفات پر ایک سرسری نظر

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

کچھ عرصہ ہوا میں نے لکھا تھا۔ کہ میں انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الہاموں اور خوابوں کو ایک جگہ جمع کر کے جن میں جماعت کے قادیان سے نکلنے اور پھر قادیان میں واپس آجانے کے متعلق خدائی اطلاع ہے ایک تبصرہ لکھونگا۔ چنانچہ میں نے اس معاملہ میں کچھ تیاری بھی کی۔ مگر پھر طبیعت کی خرابی کی وجہ سے اس ارادہ کو عملی جامہ نہیں پہنا سکا۔ لیکن اب مجھے خیال آتا ہے۔ کہ فی الحال میں صرف قادیان کی واپسی کے متعلق (نہ کہ قادیان سے نکلنے کے متعلق) ایک مختصر نوٹ میں یہ بتادوں کہ میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں اور خوابوں سے واپسی کی کیا صورت ثابت ہوتی ہے۔ تا اگر کسی دوسرے دوست کو توفیق ملے تو وہ اس بارے میں مزید تحقیق کر کے اس مضمون کے سارے پہلوؤں کو مکمل کر سکے۔ اور اس میں قادیان پر حملہ ہونے اور قادیان سے نکلنے والے الہاموں کو بھی شامل کر لے۔ بہر حال میرا ذیل کا نوٹ ایک اشارہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ اور میں نے اس میں لیا بھی صرف چند الہاموں کو ہے۔ کیونکہ اس وقت میری طبیعت علیل ہے۔ اور میں زیادہ نہیں لکھ سکتا

(۱) سب سے پہلی بات جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض مکاشفات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جب خدائی تقدیر کے ماتحت جماعت احمدیہ ایک وقت کے لئے اپنے مرکز سے نکلنے پر مجبور ہوگی۔ تو پھر اس کے بعد اسے فوراً ہی واپس جانے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ کیونکہ واپسی میں بعض ایسی روکیں ہونگی کہ واپسی کی بعض ابتدائی کوششیں لازماً ناکام جائینگی۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک رویا ذیل کے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"میں کسی اور جگہ ہوں اور قادیان کیطرف آنا چاہتا ہوں۔ ایک دو آدمی ساتھ ہیں۔ کسی نے کہا راستہ بند ہے۔ ایک بڑا بحر زخار چل رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ واقعہ میں کوئی دریا نہیں بلکہ ایک بڑا سمندر ہے جیسے سانپ چلا کرتا ہے۔ ہم واپس چلے آئے کہ ابھی راستہ نہیں ہے۔ اور یہ راہ بڑا خوفناک ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۴۲۴)

اس رویا سے ظاہر ہے کہ قادیان میں جماعت کی واپسی کے راستہ میں بعض بھاری روکیں ہیں۔ اور واپسی کا راستہ غیر معمولی خطرات سے پُر ہے۔ جس کی وجہ سے کم از کم واپسی کی ایک ابتدائی کوشش خدائی تقدیر کے ماتحت ناکام ہونی مقدر ہے۔

(۲) لیکن دوسرے الہاموں سے پتہ لگتا ہے کہ ابتدائی ناکامی کے بعد خدا کے فضل سے یہ روکیں دور ہونی شروع ہو جائینگی۔ اور قادیان کی واپسی کا رستہ کھل جائے گا۔ مگر بعض مکاشفات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ واپسی تدریجی رنگ میں ہوگی۔ اور اول واپسی کی پہلی قسط ایسے حالات میں ہوگی۔ کہ قادیان میں گویا ابھی ظلمت اور تاریکی کا ماحول قائم ہوگا۔ اور جماعت اپنے تبلیغی اور تعلیمی اور تربیتی اور تنظیمی پروگرام کو پوری آزادی کے ساتھ نہیں چلا سکیگی اور اس کا راستہ تاریکی کی ٹھوکروں میں مبتلا ہوگا۔ چنانچہ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک غیر مطبوعہ رویا کا پتہ لگا ہے جو نہ معلوم کس غلطی کی وجہ سے چھپنے سے رہ گیا ہے۔ مگر اس کا ثبوت خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری یادداشتوں میں ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ میں کسی باہر کے مقام سے قادیان آیا ہوں۔ مگر اس وقت قادیان کی گلیوں میں سخت اندھیرا ہے۔ حتی کہ راستہ ٹٹول ٹٹول کر چلنا پڑتا ہے۔ اور ہاتھ تک دکھائی نہیں دیتا۔ میں ان مکانوں کے پاس سے جو ہمارے مکان کے ساتھ سکھوں کے ہیں۔ اس گلی میں سے ہوتا ہوا جس کے پاس وہ گوردوارہ واقع ہے۔ جو کسی زمانہ میں مسجد ہوتا تھا کشمیریوں کی گلی کیطرف رستہ ٹٹولتا ہوا جاتا ہوں۔ اور یہ دعا کرتا جاتا ہوں کہ رب تجلی رب تجلی" (یہ الفاظ میں نے اپنی یاد سے لکھے ہیں۔ اس وقت اصل حوالہ نہیں ملا۔ مگر بہر حال اس مفہوم کا حوالہ ضرور موجود ہے۔ اور انشاء اللہ اصل حوالہ ملنے پر معین الفاظ شائع کر دیئے جائینگے)

یہ رویا غالباً ۱۸۹۲ء یا اس کے قریب کا ہے۔ اور اس میں جس گلی کا ذکر ہے۔ اس سے وہ گلی مراد ہے جو قادیان میں موجودہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یعنی قصر خلافت سے منور بلڈنگ کے چوک میں سے ہوتی ہوئی شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے مکان کی طرف جاتی ہے۔ جس کے آگے کشمیری آبادی کے مکانات ہیں اور یہ وہ گلی ہے جو گویا مرکز احمدیت کو قادیان کی بیرونی آبادی کے ساتھ ملاتی ہے۔ اس رویا سے پتہ لگتا ہے کہ قادیان میں جماعت یا اس کے معتد بہ حصہ کا ابتدائی داخلہ ایسے حالات میں ہوگا۔ کہ ایک غیر ہمدرد حکومت کے پیدا کردہ حالات اور ارد گرد کی غیر مسلم آبادی کی اکثریت کی وجہ سے گویا قادیان کے اندر و باہر تاریکی کا ماحول ہوگا۔ جس میں جماعت کے لئے اپنے راستہ پر گامزن رہنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ اس وقت جماعت کی خشوع و خضوع کی دعائیں آسمان پر پہونچینگی کہ اے ہمارے خدا ہم پر شفقت کی نظر فرما۔ اور اپنی مقتدرانہ فضل و رحم کی تجلی سے ہمارے لئے اس تاریکی کے ماحول میں روشنی کا سامان پیدا کر دے۔ اور ہماری رات کی ظلمت کو دن کے نور میں بدل دے۔

(۳) اس پر ہمارا مہربان آسمانی آقا ہماری دعاؤں کو سنیگا۔ اور جماعت کے لئے کامل آزادی اور کامل روشنی کا سامان پیدا کر دیگا۔ چنانچہ اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے الفاظ یہ ہیں:۔

نردّ الیک الکرّۃ الثانیۃ ونبدّلنّک من بعد خوفک امناً (تذکرہ صفحہ ۲۱۰)

"یعنی ہم تجھے پھر دوبارہ غالب کر دیں گے اور تیری خوف کی حالت کو امن کی حالت سے بدل دینگے۔"

(۴) اور پھر اسی کی تشریح میں یہ شاندار الہام بھی نازل ہوا ہے کہ

ان الذی فرض علیک القرآن لرادّک الی معاد۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ یاتیک نصرتی۔ انی انا الرحمٰن ذو المجد والعلیٰ (تذکرہ صفحہ ۳۰۲)

"یعنی وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا۔ (یعنی جس نے تجھے اس زمانہ میں قرآنی علوم اور قرآنی تعلیم کی تجدید کے لئے مبعوث فرمایا) وہ ضرور ضرور تجھے آخری لوٹنے والی جگہ کی طرف واپس لے جائیگا۔ اور میں جو تیرا قادر و رحیم خدا ہوں تیری مدد کے لئے اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک آؤنگا۔ اور میری نصرت تجھے ضرور پہنچے گی۔ میں اپنے بندوں پر وسیع رحمت کرنے والا خدا ہوں اور تمام بزرگی اور غلبہ میرے ہاتھ میں ہے۔"

اس الہام میں جو اِنَّ اور لَرَادُّکَ کے الفاظ ہیں وہ عربی محاورہ کے مطابق گویا قسم کے قائمقام ہوتے ہیں۔ اور فرض علیک القرآن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و غایت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

چھوڑ کر چل دیئے میدان کو دو ماتوں سے
میں دل و جاں بخوشی ان کی نذر کر دیتا

مرد بھی چھوڑتے ہیں دل کبھی ان باتوں سے
ماننے والے اگر ہوتے وہ سوغاتوں سے

دل ہی چڑھتا نہیں قسمت کا مری اے افسوس
منتظر ہوں تری آمد کا کئی راتوں سے

رنگ آجاتا ہے الفت کا نگاہوں میں تری
ورنہ کیا کام ترے رندوں کا برساتوں سے

میرا مقدور کہاں شکوہ کروں ان کے حضور
مجھ کو فرصت ہی کہاں انکی مناجاتوں سے

کامیابی کی تمنا ہے تو کر کوہ کنی
یہ پری شیشے میں اُتری ہے کہیں باتوں سے

بار مل جاتا ہے مجلس میں کسی کی دو پہر
دن ہوئے جاتے ہیں روشن مرے اب راتوں سے

ناز سے غمزہ سے عشوہ سے فسوں سازی سے
لے گئے دل کو اڑا کر مرے کن گھاتوں سے

کبھی گریہ ہے کبھی آہ و فغاں ہے اے دل
تنگ آیا ہوں بہت میں تری ان باتوں سے

تو مری جاں کی غذا ہے مرے دل کی راحت
پیٹ بھرتا ہی نہیں تیری ملاقاتوں سے

گویا مطلب یہ ہے کہ ہمیں تیسری بعثت کی قسم ہے۔ کہ ہم تجھے ضرور بالضرور تیرے معاد کی طرف واپس لے جائیں گے۔ یعنی جس طرح تیسری بعثت ایک عظیم الشان خدائی تقدیر ہے۔ اسی طرح تیرا قادیان واپس جانا بھی خدا کی ایک ایسی تقدیر ہے جو کبھی نہیں ٹلے گی۔ اور یہ جو معاد کو نکرہ کی صورت میں رکھا گیا ہے۔ حالانکہ بظاہر قادیان کی طرف اشارہ کرنے کے لئے معرفہ کی صورت میں المعاد ہونا چاہیئے تھا اس میں یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اس کے بعد قادیان ایک دائمی اور عظیم الشان معاد یعنی بار بار لوٹنے والی جگہ یعنی بالفاظ دیگر مرکز کی صورت اختیار کرے گا۔ جس کی طرف دنیا پھر کی رہیں تاقیامت رجوع کرتی رہیں گی چنانچہ قرآن شریف میں بھی اسی مصلحت کے ماتحت اس لفظ کو نکرہ رکھا گیا ہے۔ واللہ اعلم

(۵) یہ وہ واپسی ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے بعض دوسرے الہامات میں کئی دفعہ فتح کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ یعنی ایسی واپسی جس میں سب تاریکیاں دور ہو جائیں گی اور ساری سہولتوں کے دروازے کھل جائیں گے۔ اور ایک کامل غلبہ کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ فتح والے الہامات بہت کثرت کے ساتھ ہیں مگر اس جگہ صرف ایک حوالہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

انا فتحنا لک فتحا مبینا
لیغفر لک اللہ ما تقدم من
ذنبک وما تاخر (تذکرہ صفحہ ۹۲)

"یعنی ہم تیری مشکلات کے دور کے بعد تجھے کھلی کھلی فتح عطا فرمائیں گے۔ اور جو مکروہات اور شدائد درمیان میں پیش آنے والے ہیں وہ اس لئے ہونگے کہ تا خدا تیری (یعنی تیری جماعت کی) پہلی اور پچھلی غلطیوں کو معاف فرمائے" یعنی یہ درمیانی تکالیف اس لئے آئیں گی کہ تا وہ موجب ترقی و مغفرت خطایا ہوں۔

(۶) اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر آنے والے مختلف دوروں کو یکجائی طور پر بیان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

الیس اللہ بکاف عبدہ فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا۔ الیس اللہ بکاف عبدہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا واللہ موھن کید الکافرین بعد العسر یسر وللہ الامر من قبل ومن بعد۔ الیس اللہ بکاف عبدہ ولنجعلہ آیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا قول الحق الذی فیہ تمترون۔
(تذکرہ صفحہ ۸۰۳)

"یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں پس خدا اسے ان تمام اعتراضوں اور الزاموں سے بری کرے گا۔ جو اس پر لگائے جائیں گے اور خدا کے حضور اس کا یہ بندہ صاحب عزت و بزرگی ہے کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں پس جب خدا پہاڑ جیسی مشکلات اور پہاڑ جیسی معاند ہستیوں کے خلاف اپنی تجلی کرے گا۔ تو انہیں پاش پاش کر دے گا۔ اور کافروں کی تدبیروں کو کمزور بنا دے گا۔ اور مشکلات کے اس دور کے بعد سہولت اور فراخی کا دور آئے گا۔ اور یوں تو اس سے پہلے اور اس کے پیچھے خدا ہی کی حکومت ہوگی۔ مگر خدا تعالیٰ اپنی کسی مصلحت سے ان مشکلات کے دور کو لائیگا۔ کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں اور اب ہم اسے بنی نوع انسان کے لئے ایک نشان بنائیں گے اور وہ ہماری طرف سے (مومنوں کے لئے) رحمت کا علمبردار بنے گا۔ اور یہ خدا کی ایک ایسی تقدیر ہے جو ازل سے فیصلہ شدہ ہے اور یہی وہ اٹل صداقت ہے۔ جس میں اے لوگو تم شک و شبہ میں مبتلا ہو"

اس جامع کلام میں خدا تعالیٰ نے الیس اللہ بکاف عبدہ کے الفاظ کو تین دفعہ دہرا کر اور اس کے بعد ہر دفعہ ایک نیا مضمون بیان کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے تین دوروں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایک وہ جو ابتدائی دور ہے جس میں لوگوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور ذات کے خلاف اعتراضات ہوں گے اور خدا کی طرف سے ان اعتراضوں کے مسکت جوابوں کا سامان مہیا کیا جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور بزرگی ثابت ہوگی پھر اس کے بعد دوسرا دور پہاڑوں کی سی مشکلات کا آئے گا۔ اور کافروں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے خلاف معاندانہ تدبیریں ہونگی۔ مگر خدا ان پہاڑوں کو پاش پاش کر دے گا۔ اور کافروں کی تدبیروں کو کمزور کر کے خاک میں ملا دے گا۔ اور ان مشکلات کے بعد سہولتوں اور فراخی کا زمانہ آجائیگا۔ پھر اس کے بعد تیسرا دور آئے گا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود دنیا کے لئے ایک نشان بن جائیگا اور مومنوں کی جماعت خدا کی ان ابدی رحمتوں کی وارث بنے گی جو ان کے لئے ازل سے مقدر ہیں یہ وہ وقت ہوگا کہ جب دنیا کے شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے اور صداقت اپنا سکہ جمالے گی۔

اس تشریح سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جماعت احمدیہ اس درمیانی دور میں سے گذر رہی ہے جس میں کہ مشکلات کے پہاڑ اس کے سامنے ہیں اور کافروں کی معاندانہ تدبیریں اس کے ارد گرد اپنا جال پھیلائے ہوئے ہیں

مگر جس طرح کہ آنے والی مشکلات کے متعلق یہ سب کچھ پورا ہوا۔ اسی طرح آئندہ ترقی اور فتوحات کے وعدے بھی انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے اور کوئی نہیں جو انہیں روک سکے۔

(۷) بالآخر قادیان کی ظاہری ترقی اور شان و شوکت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل رؤیا نے بھی بہرحال پورا ہونا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ ظاہری ترقی کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا۔ اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اونچی اونچی دو منزلی یا چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں اور موٹے موٹے (احمدی) سیٹھ جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور قسما قسم کی دوکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکے۔ بگھیاں ٹمٹم۔ فٹن۔ پالکیاں۔ گھوڑے شکرمیں پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے" (تذکرہ صفحہ ۳۹۳ و ۳۹۴)

اور ایک دوسرے کشف میں فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ قادیان کی آبادی بیاس دریا تک پھیل گئی ہے۔

یہ سب کچھ ہوگا۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کے وعدے غلط جائیں۔ مگر ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کریں اپنے علموں کو ترقی دیں اپنے اعمال کو درست کریں۔ اپنے ظاہر و باطن کو شریعت کے مطابق بنائیں۔ اور خدمت دین کی وہ شان پیدا کریں جو دنیا میں صحابہ کی یاد کو تازہ کر دے تاکہ ہماری زندگیاں سچ مچ ہمارے اس عہد کی علمبردار ہو جائیں کہ:-

"میں دین کو دنیا پر مقدم کرونگا"

یہ وہ عہد ہے جو ہر احمدی بیعت کر کے اپنے خدا کے ساتھ باندھتا ہے۔ کاش یہ عہد ہمارے دلوں پر اور ہمارے ماتھوں پر اور ہماری زبانوں پر اور ہمارے چہروں پر اور ہمارے سینوں پر اور ہمارے ہاتھوں پر اور ہمارے پاؤں پر اس طرح لکھا جائے کہ آسمان پر ہمارا خدا اسے دیکھے اور خوش ہو اور زمین پر اس کی مخلوق اسے دیکھے اور حق کی طرف ہدایت پائے۔ اگر یہ بات میسر آجائے تو انشاء اللہ قادیان کی واپسی ہمارے لئے قریب تر ہو جائے گی اور یہ واپسی یقیناً ہمارے لئے بیش از بیش رحمتوں کا موجب ہوگی اور اگر یہ نہیں تو پھر خدا ہی ہمارا حافظ ہو اور ہم ہر حال میں اس کی بخشش کے امیدوار ہیں۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۰

خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور
۲۲ جولائی ۱۹۴۸ء

کیا آپ کا خیال ہے

کہ دارالامان سے ہمارے نکالے جانے کے بعد حفاظت مرکز کا کام ختم ہو گیا ہے، یا کم ہو گیا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اب تو ہماری ذمہ داریاں اور بڑھ گئی ہیں اور مرکز احمدیت کی حفاظت کا سوال پہلے سے بہت زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قادیان کو اپنے رسول کی تخت گاہ اور قیامت تک کے لئے احمدیت کا مرکز قرار دیا ہے اس لئے اس مرکز کی حفاظت قیامت تک ہم پر لازم ہے لہذا وہ جنہوں نے چندہ حفاظت مرکز کا وعدہ کرتے ہوئے اس ذمہ داری کو اٹھایا تھا۔ اور ابھی تک ان کے ذمہ بقایا ہے وہ بہیدار ہوں اور فوراً اس کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں علاوہ ازیں احباب جماعت چندہ مرکز پاکستان کی ادائیگی کی طرف بھی خاص توجہ فرمائیں

(نظارت بیت المال)

عید فنڈ

یہ فنڈ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ ابتداء میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر ایک کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے اس مد کا چندہ وصول کیا جاتا تھا۔ لیکن احباب جماعت اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں۔

احباب و عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس فنڈ میں پہلے کی طرح کم از کم ایک روپیہ فی کس ہر کمانے والے سے وصول فرمائیں۔ سوائے غیر مستطیع احباب کے وہ جو کچھ دیں قبول کر لیا جائے اگر یہ چندہ عید سے قبل فطرانہ کے ساتھ ہی وصول کر لیا جائے تو انشاء اللہ حسب خاطر خواہ طریق پر وصولی ہو سکتی ہے مگر یاد رہے کہ یہ فنڈ خالص مرکزی ہے۔ اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

(نظارت بیت المال)

رفتار زمانہ

اسلامی ممالک کی سیاسیات کا ہفتہ وار جائزہ

(ثاقب زیروی)

جنگ فلسطین

پہلے معاہدے کے ختم ہوتے ہی عربوں اور یہودیوں دونوں نے جنگ شروع کر دی یہ خبر بالکل متوقع تھی۔ کیونکہ دونوں اطراف سے اسباب کا علی الاعلان اظہار کیا جا چکا تھا۔ بلکہ بعد کی خبروں سے تو یہاں تک معلوم ہوا کہ یہودیوں نے اس میعاد کے ختم ہونے سے بھی قریباً ۲۴ گھنٹے پہلے جنگ شروع کر دی تھی۔ کیونکہ ان کا ارادہ یہ تھا کہ میعاد صلح ختم ہونے سے پیشتر ہی وہ ناصرہ لدہ و رملہ ایسے اہم مقامات پر قابض ہو جائیں گے

اب عارضی صلح کا دوسرا دور ہے۔ اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ نے پھر فوجی مبصر منگوائے ہیں جو صلح کی نگرانی کریں گے۔ یہ مبصر سب کے سب فرانس۔ بلجیم اور امریکہ ہی کے ہوں گے۔ ۹۰ پہنچ چکے ہیں باقی دو سو کے قریب آج یا کل میں پہنچنے والے ہیں۔ اتحادی ثالث بھی اب کے اپنا ہیڈ کوارٹر روڈس کی بجائے یروشلم میں رکھیں گے۔ چنانچہ یروشلم کے نقشے پر عربوں اور یہودیوں سے جنگی پوزیشن کے مطابق نشاندہی کر کے دستخط کرا لئے گئے ہیں۔

گو جنگ ابھی جاری ہے یہودیوں کی طرف سے خلاف ورزی ہوتے ہی شامی اور عراقی فوجیں بھی میدان کارزار میں اتر آئی تھیں تاہم جوابی کام کیا جا رہا ہے اور دو ایک دن تک لازماً کامل سکوت ہو جائے گی۔

دوسری عارضی صلح کی ضرب عربوں پر زد پڑتی ہے۔ عربوں نے قطعی طور پر جنگ بند کرنے کی تین شرطیں پیش کی تھیں۔ اوّل کہ یہودیوں کا مزید داخلہ بند ہو جائے جو جاری ہے بلکہ امریکہ میں ان کے مقام پر یہودیوں کی دو پارٹیاں پکڑی گئی ہیں۔ جو باقاعدہ اسلحہ بھیج رہی تھیں اور ایک روم میں زیر حراست کی گئی جو اسلحہ پیراگ کے راستے اسرائیلی حکومت کو بدستور پہنچا رہا ہے اور دوسری تجویز تھی کہ ہزاروں عرب پناہ گزین جو باہر نکل گئے ہیں انہیں واپس بلایا جائے۔ اور تیسرے اس صلح کی میعاد مقرر کی جائے۔ ظاہر ہے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر تشنہ تکمیل پڑی ہیں دوسری صلح سے پہلے امریکہ۔ برطانیہ نے سلامتی کونسل میں جو بیان دیئے اور اتحادی ثالث نے بھی رپورٹ میں جو کچھ لکھا وہ یہ سمجھ لینے کے لئے کافی ہے کہ یہ استعماری قوتیں فلسطین میں یہودی ریاست کے قیام پر تلی ہوئی ہیں۔ مثلاً امریکہ کا یہ کہنا کہ اگر عرب جنگ بند نہ کریں گے۔ تو انہیں سلامتی کونسل کے اقدامات کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ اور کاؤنٹ برناڈوٹ کا اپنی رپورٹ میں یہ لکھنا کہ میں نے عربوں سے کہا تم فلسطین میں کسی حکومت کو برداشت نہیں کرتے۔ وہاں حکومت تو موجود ہے ہی۔ بھلا بتاؤ تو طاقت کے بغیر تم اسے کیونکر مٹاؤ گے۔ بلکہ وہ تو یہاں تک لکھ گئے کہ میں نے لاکھ جتن کئے ہیں یہودی فلسطین بدر ہو کر ہمیشہ کے لئے بے خانماں اور اقلیت بن کر اپنی بین الاقوامی حیثیت کھونے پر تیار نہیں ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ایک قصیدہ اپنی پہلی "وفاق" کی تجویز کی شان میں بھی پڑھا ہے۔ اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الرحمان عزام پاشا کا یہ بیان تو صاف بتاتا ہے کہ انہوں نے بڑی طاقتوں کے ڈر سے نئی صلح کو مانا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ عرب حکومتوں کو حفاظتی کونسل نے جنگ بند کرنے کی صورت میں جو دھمکی دی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑی طاقتیں عربوں کو نقصان پہنچا کر یہودیوں کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہیں۔ اور ہم نے اس نئی صلح کی پیشکش کو محض بڑی طاقتوں کے احترام کے لئے قبول کیا ہے۔ عزام پاشا کو کیا معلوم ابھی یہ سامراجیت اس عارضی صلح سے کیا کیا فائدے اٹھا کر کون کون سے پہلوؤں سے یہودیوں کی پیٹھ ٹھونکے گی۔

کشمیر کمیشن

گذشتہ چار روز سے اتحادی قوموں کا کشمیر کمیشن نئی دہلی میں بیٹھا ہندوستان کا نظریہ اور عندیہ معلوم کرنے کی غرض سے اجلاس کر رہا ہے۔ پہلے فوجی اور غیر فوجی نمائندوں سے ملاقاتیں کی گئیں اب سب کمیٹی نے چند سوالوں پر مشتمل ایک اور رپورٹ تیار کی ہے جس کا مقصد ہندوستان سے کچھ اور معلومات حاصل کرنا ہے۔ ہند سرکار جو کل تک کمیشن سے بائیکاٹ کی دھمکیاں دے رہی تھی اب [illegible] ان کی خدمت میں مصروف ہے۔ لائیزوں کے محکمے کا اجراء اور رابطے کے افسر کا تقرر بھی عمل میں آ چکا ہے ادھر کمیشن کے ارکان نے جنہوں نے آتے ہی یہ بیان دیا تھا کہ وہ ہرگز جانبداری سے کام نہ لیں گے۔ لیکن ابھی سے صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اگرچہ ماؤنٹ بیٹن کی طرح وہ بھی گاندھی جی کی سمادھ پر پھول چڑھانے جا رہے ہیں۔

کشمیر کمیشن کے متعلق ایک خبر حوصلہ افزا یہ تھی کہ وہ آزاد حکومت کے نمائندوں سے بھی ملے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی سنا دیا گیا کہ شاید وہ قواعد و ضوابط کی رو سے کسی ایسی حکومت سے بات چیت کرنے کا مجاز نہیں جسے باقاعدہ تسلیم نہ کر لیا گیا ہو۔

دو چار دنوں تک کشمیر کمیشن کراچی آ جائیگا لیکن سلامتی کونسل سے فوجی مبصروں کی استدعا کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے دو ارکان کو کشمیر میں جنگی صورت حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیج دے۔ گو پہلے خیال یہی تھا کہ وہ پاکستان کے نمائندوں سے ۱۵ دن گفت و شنید کے بعد جنگی صورت حالات کا جائزہ لے گا۔

جنگ کشمیر میں آزاد فوجوں کا پلڑا بھاری ہے۔ مجاہدین آئے دن دو چار چوکیوں پر تسلط جما لیتے ہیں اور گذشتہ ہفتے کے دو طیاروں کو ملا کر اب تک ہندوستان کے گرائے جانیوالے طیاروں کی تعداد درجن سے بڑھ چلی ہے۔ ہندوستان جھنجھلا رہا ہے اور خفت کو مٹانے کے لئے پاکستانی فوجوں کے سر الزام تھوپ رہا ہے۔ آزاد کشمیر حکومت نے حال ہی میں راجوری میں ہندوستانی فوجوں کے مظالم کی جو پہلی قسط شائع کی ہے وہ لرزہ پیدا کر دینے والی ہے۔ اور میر نذیر حسین شاہ نے ہندواڑہ میں ڈوگروں کے مظالم کی جو تفصیل بتائی ہے۔ وہ بھی رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہے۔ اے کاش کشمیر کمیشن ان سب باتوں کا مطالعہ غیر جانبدارانہ انداز میں کر سکے۔

لیکن ایسے کمیشنوں کا جو تجربہ آج تک دنیا کو ہوا ہے۔ اس کی روشنی میں ان کی نیک دلانہ کوششوں سے کوئی قابل اطمینان نتیجہ نکالنے کی امید قائم نہیں کی جا سکتی۔ اور گذشتہ تلخ تجربے کی بنا پر ان ناصحان مشفق کے بارے میں غالب کا ہمنوا ہو کر یہی کہنا پڑتا ہے

حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھ کو یہ تو سمجھا دے کہ سمجھائیں گے کیا

حیدرآباد

حیدرآباد کی معاشی ناکہ بندی بدستور جاری ہے۔ اور ادویہ تک کی درآمد بند ہے سرحدوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ ملحقہ صوبوں میں ہی نہیں سارے ہندوستان میں مسلمانوں کو نظام دوستی کے الزام میں گرفتار کرنے کی مہم تیز تر ہے گذشتہ ہفتے میں دکن کی سرحد پر چھتیس حملے کئے گئے جن سے بارہ افراد ہلاک اور بائیس افراد زخمی ہوئے اور اخباروں میں مطبوعہ خبروں کے مطابق ہو گئے

ایک نظر

- اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ اپنا ہیڈ کوارٹر روڈس کی بجائے یروشلم لے آئے۔
- کشمیر کمیشن کا ہراول دستہ جنگی پوزیشن کی نگرانی کے لئے کشمیر پہنچ رہا ہے
- میں جانتا ہوں۔ ہندوستان میں جنگ کرنے کی جرأت نہیں۔ اس میں اسقدر دم خم کہاں
- ولندیزی دوبارہ جنگ کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہے ہیں۔ حکومت روس کا تبصرہ
- آذربائیجان در روس و ایران کی سرحد پر حادثے۔
- حکومت مصر نے پانچ کروڑ پاؤنڈ فلسطین کے لئے منظور کئے۔

ہندوستان میں گذشتہ سات دنوں کے اندر اندر گرفتار کئے گئے ان کی تعداد تو چار سو سے کہیں زیادہ ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں غلط خبروں سے اشتعال میں آ کر دو چار گھنٹے ہی میں بھٹی میں بہت سے مسلمانوں کا صفایا کر دیا گیا۔ ان سب باتوں پر ستم ظریفی یہ ہے کہ اگر کسی بیرونی ملک کا کوئی انسان محض انسانی ہمدردی کی خاطر ہی ادویہ وغیرہ بھیجنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کے خلاف حکومتوں سے احتجاج کیا جاتا ہے۔ کہ جس کو ہم مارنا چاہتے ہیں۔ تم اس کے منہ میں لقمہ ڈالنے کا حق کیا رکھتے ہو۔ چنانچہ سڈنی کاٹن کے حیدرآباد جانے پر یہ شور و شر۔ احتجاجی مراسلے۔ حیدرآباد کو زبردست یادداشتیں محض اسی سامراجی ذہنیت کا نتیجہ ہیں۔

حکومت نظام نے حال ہی میں ہندوستان پر معاہدہ انتظام جاریہ کی خلاف ورزیوں۔ اور حکومت برطانیہ اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی بے وفائیوں پر مشتمل دو پمفلٹ شائع کئے ہیں جن کا برطانوی اخباروں میں بھی چرچا ہو چلا ہے شاید یہ پمفلٹ ہی دنیا کو بتا دیں کہ بین الاقوامی آنچ پر چمکنے والوں کے اپنے گھر میں تاریکی ہے

دوسری طرف حیدرآباد والوں کا مردانہ عزم دن دوگنا اور رات چوگنا ہو رہا ہے ہر قوم نے ملک کی آزادی کی حفاظت کیلئے اپنے نوجوانوں کی ایک ایک کور بنا لی ہے یہاں تک کہ اینگلو انڈین اور مسیحی اور دیندار تک بیدار نظر آتے ہیں۔ بلکہ ہندوستان کے مقامی سازش کرنے والوں کا تو کہنا اب یہ ہے کہ یہ صدیقی دیندار کی جو نئی فوج تیار ہوئی ہے یہ رضاکاروں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

ابھی ایک دن ہوئے ہندوستان کا ہر فرقہ کانگرس کی ہمنوائی۔ سوشلسٹ جمعیۃ العلماء ہی جنگ جنگ پکارتا تھا۔ لیکن اب کچھ ہوش آتی ہوتی ہے۔ سچ ہے صدر مجلس اتحاد المسلمین قاسم رضوی

کا یہ کہنا نہیں جانتا ہوں۔ ہندوستان جنگ کی کبھی جرأت نہیں رکھتا۔ اس میں اس قدر دم خم کہاں"

انڈونیشیا

ڈچ حکومت پر حکومت روس کا یہ الزام صحیح ثابت ہوتا نظر آرہا ہے۔ کہ وہ صلح سے فائدہ اٹھا کر اپنی فوجی طاقت مضبوط کر رہا ہے۔ ولندیزی حکومت کی طرف سے حادثوں کی خبریں۔ ری پبلک کے انتہا پسندوں سے تصادم۔ رینول معاہدہ کی خلاف ورزی کے الزام دراصل یہ سب پچھلی جولائی کے واقعات کی بازگشت ہے۔ ولندیزی دنیا کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ دوبارہ جنگ کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ روس نے تو ولندیزیوں کی ان حرکات کے متعلق یہاں تک کہہ دیا ہے کہ وہ انڈونیشیا کے ۷ کروڑ افراد کے جذبۂ آزادی کو محض اسلئے کچل دینا چاہتے ہیں کہ ایک طرف ان کا اپنا مفاد ہے اور دوسری طرف ان کے آقائے ولی نعمت امریکہ کا مفاد محفوظ ہو جائے گا۔

مذکورۃ الصدر تمام خطرات سے چوکنے ہو کر مشرقی انڈونیشیا کے وزیر اعظم نے حال ہی میں ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۴۹ء کی معینہ تاریخ آزادی کو انڈونیشیا کو آزاد کر دینا چاہئیے۔ ولندیزی اور انڈونیشی یونین کے بارے میں آپ کا کہنا ہے کہ اس کی حیثیت دو برابر کے شریکوں کی سی ہونی چاہئیے۔ تاکہ اس سے مقصود نوآبادیات کو مضبوط کرنا ہو۔

ایران

تاجدار ایران آج کل دولت برطانیہ کے شہنشاہ کے ہاں مہمان کی حیثیت سے فروکش ہیں ایران کے اندرونی نظم ونسق اور معاشی اور اقتصادی حالت پر امریکی و برطانی سیاست اس قدر چھا گئی ہے کہ اب اس کا کوئی عقدہ ان کی مداخلت کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ افغانستان سے دریائے ہیرمند کا جھگڑا گو گفت وشنید سے طے پا چلا تھا۔ لیکن تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ پھر بھی امریکہ کی وساطت سے ایک غیر جانبدار کمیشن ضرور مقرر کیا جائے گا۔ جس کے ممبروں کو تین غیر متعلق ممبر نامزد کریں گے

آذربائیجان کی حد پر روسی جہاز کے اڑنے کا قضیہ ابھی پوری طرح فرو نہیں ہوا تھا کہ اب وہاں چند اور حادثات وقوع پذیر ہوئے ہیں۔ جن کے خلاف ایران کی وزارت خارجہ نے حال ہی میں روسی حکام کے سامنے زبانی اور تحریری احتجاج پیش کئے ہیں۔

افغانستان

جہاں افغانستان کے جنوبی صوبہ میں وزیر اعظم افغانستان سردار شاہ محمد خاں کا دورہ امید افزا ہے کہ انہوں کے قبائلیوں سے کشمیر و پاکستان کے حق میں نہایت خوشگوار گفتگو فرمائی۔ بلکہ آب پاشی کے سلسلے میں پاکستان سے سامان منگوا کر بند تعمیر کرانے کے وعدے وعید کئے وہاں تحریک پٹھانستان کے سرگرم کارکن فقیر محمد خاں کو برطانیہ میں افغانی سفیر مقرر کرنا اشتباہ کی گنجائش پیدا کرتا ہے وہ پاکستان کے رستے سے برطانیہ جائینگے اور اغلب یہ ہے کہ کراچی میں قائداعظم سے شرف ملاقات حاصل کرتے وقت مطالبہ پٹھانستان کا ذکر بھی کریں۔ ایک اڑتی سی خبر یہ بھی آئی ہے کہ لندن ٹائمز کے تازہ اداریئے سے پٹھانستان کی تحریک کی ناکامی کے خدشات محسوس کرتے ہوئے آپ کا تعین خاص طور پر فرمایا گیا ہے تاکہ آپ وہاں پہنچکر برطانی عوام کے سامنے یہ مطالبہ رکھ سکیں

مصر۔ سوڈان اور شام

جنگ فلسطین ایک ایسا مرکزی نقطہ ہے۔ جس کے گرد تمام عرب ممالک کی سیاسیات اسوقت چکر لگا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یونہی عارضی صلح کی میعاد ختم ہوئی۔ دوسری عرب افواج کے ساتھ ہی مصری، سوڈانی۔ اور شامی فوجیں بھی اپنے تمام اندرونی سیاسی تخمصوں کو بھول کر میدان کارزار میں نہ صرف کود پڑیں۔ بلکہ پیش پیش رہیں۔ مصر کی پارلیمان نے ریزرو فنڈ میں سے پانچ کروڑ پاؤنڈ کی منظوری فلسطین پر خرچ کرنے کے لئے دی ہے۔ مصر کا سال رواں کے بجٹ کی رو سے خرچ اٹھارہ کروڑ اور آمد چودہ کروڑ ہوگا۔ خسارہ ریزرو ہی سے پر کیا جائے گا۔

نمبر وصیت	کس تاریخ کو وصیت کی	نام معہ ولدیت و پتہ	ماہوار آمد	حصہ وصیت
۱۰۷۹۹	۲۴ ۶/۴۸	نور دین صاحب منیر بی۔ اے واقف زندگی ولد ماسٹر چراغ دین صاحب۔ انچارج بیعت رتن باغ۔ لاہور	۱۰۰/-/-	۱/۱۰
۱۰۸۰۰	۱۴ ۶/۴۸	بشیر احمد صاحب ولد مولا بخش صاحب سکنہ سالم ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات حال درویش قادیان	۵۰/-/-	۱/۱۰
۱۰۸۰۱	۱۳ ۶/۴۸	غلام محمد صاحب ولد رحیم بخش صاحب سکنہ عالم گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات حال درویش قادیان	۵۰/-/-	۱/۱۰
۱۰۸۰۳	۷ ۶/۴۸	محمد یوسف صاحب ولد یعقوب خان صاحب سکنہ قادیان حال درویش قادیان	۵۰/-/-	۱/۱۰

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصایا

نوٹ ۱:۔ وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کسی موصی کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے۔

نوٹ ۲:۔ مندرجہ ذیل موصیوں نے اپنی آمد کی وصیتیں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہیں۔ ان کا گذارہ آمد پر ہے۔ ان میں سے ہر ایک نے یہ وصیت نامہ لکھ کر دیا ہے کہ:۔ "میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۔۔۔ ۔۔۔ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۔۔۔ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۔۔۔ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی"۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ لاہور

نمبر وصیت	کس تاریخ کو وصیت کی	نام معہ ولدیت و پتہ	ماہوار آمد	حصہ وصیت
۱۰۵۴۲	۹ ۱۲/۴۷	شیخ عبد الحکیم صاحب ولد شیخ عبد الرحمن صاحب سکنہ نوشہرہ ضلع پشاور	۶۴/-/-	۱/۱۰
۱۰۵۴۳	۱۰ ۱۲/۴۷	قاضی عبد الحمید صاحب ولد قاضی علی محمد سکنہ قادیان حال نوشہرہ ضلع پشاور	۳۹/۱۱/-	۱/۱۰
۱۰۵۴۶	۹ ۱۲/۴۷	غلام سرور خان صاحب ولد مجید اللہ صاحب سکنہ مینی ضلع مردان	۳۰/-/-	۱/۱۰
۱۰۵۴۹	۱۰ ۱۲/۴۷	فیض بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب سکنہ کھارا قادیان حال نوشہرہ چھاؤنی	۲۱/-/-	۱/۱۰
۱۰۵۵۶	۱ ۸/۴۷	مستری محمد احمد صاحب سکنہ راجگڑھ لاہور	۵۰/-/-	۱/۱۰
۱۰۵۶۰	۱۸ ۱۲/۴۷	محمد سعید صاحب ولد محمد حسین صاحب دیہاتی مبلغ موضع بھلیر ضلع گجرات	۳۴/-/-	۱/۱۰
۱۰۵۶۴	۱۲ ۱۲/۴۷	محمد سعید صاحب ولد محمد علی صاحب سکنہ غلام نبی گورداسپور حال نوشہرہ چھاؤنی	۹۲/۸/-	۱/۱۰
۱۰۵۶۵	۹ ۱۲/۴۷	خوالداد محمد انور صاحب ولد چوہدری پٹھان صاحب سکنہ سری گوبند پور ضلع گورداسپور حال نوشہرہ چھاؤنی	۳۵/-/-	۱/۱۰
۱۰۵۶۸	۲ ۱/۴۸	محمد شفیع صاحب ولد خدا بخش صاحب سکنہ قادیان حال نوشہرہ چھاؤنی	۵۰/-/-	۱/۱۰
۱۰۵۹۲	۱۷ ۱/۴۸	غلام احمد صاحب نثار ولد سید نذیر حسین صاحب سکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	۳۰/-/-	۱/۱۰
۱۰۶۰۵	۱۳ ۲/۴۸	خورشید احمد صاحب ولد میاں محمد رمضان صاحب سکنہ گھنیکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ	۲۰/-/-	۱/۱۰
۱۰۶۷۶	۱۱ ۴/۴۸	ملک نور عالم صاحب ولد چوہدری علی احمد صاحب سکنہ بادشاہ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات حال لاہور	۹۸/-/-	۱/۱۰
۱۰۷۹۶	۱ ۶/۴۸	صوبیدار برکت علی صاحب سکنہ سفیرہ ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات حال درویش قادیان	۵۰/-/- پنشن	۱/۱۰
۱۰۷۹۷	۱ ۶/۴۸	عبد الحق صاحب ولد احمد دین صاحب سکنہ انگوڑال ڈاکخانہ دولت نگر ضلع گجرات حال درویش قادیان	۵۰/-/-	۱/۱۰
۱۰۷۹۸	۱۴ ۵/۴۸	احمد خان صاحب ولد باز خان صاحب سکنہ نورنگ ڈاکخانہ آڑہ ضلع گجرات حال درویش قادیان	۵۰/-/-	۱/۱۰

اعلان

الشیو افریقن کمپنی لمیٹڈ لاہور کے مندرجہ ذیل حصہ داران اپنے موجودہ پتہ جات سے جلد تر کمپنی کو اس کے رجسٹرڈ آفس جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور میں اطلاع دیں۔ تاکہ بوقت ضرورت اُن کے ساتھ خط وکتابت کی جاسکے نیز اپنے اپنے حصص کے سلسلہ میں بقایاجات جلد ادا کریں۔ اس وقت کمپنی مذا ۲۵% بوقت الاٹمنٹ اور ۱۰% بطور فرسٹ کال فی حصہ اپنے اکثر حصہ داران سے وصول کر چکی ہے۔

۱۔ محمد عبد الحئی صاحب بی۔ اے ڈاگی۔ قطب باغ دہلی۔ ۲۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب ایم۔ ایم بی ایس محبوب میڈیکو۔ ۔۔۔ ۳۔ حبیب اختر صاحب معرفت پیر عبد القدوس صاحب سرہ ضلع حصار۔ ۴۔ ایم عبد الرحمن صاحب معرفت محمد حسین صاحب دار العلوم قادیان۔ ۵۔ دکنسز لمیٹڈ قادیان۔ ۶۔ قاضی محمد یوسف صاحب معرفت ایم مقبول احمد صاحب بی۔ اے دار الرحمت قادیان۔ ۷۔ منظور احمد صاحب سگنل مین ۶۰۵۶ ہیڈ کوارٹر کمپنی ۲ ایس۔ ٹی رجمنٹ۔ ایس ٹی آئی۔ جبلپور۔ سی پی
۸۔ مرزا عزیز احمد صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایس۔ ڈلہوزی
۹۔ نواب احمد خان صاحب۔ ۸ برانچ ہیڈ کوارٹرز ویسٹرن کمانڈ کراچی۔
۱۰۔ عبد المنان صاحب بھی واڑہ ضلع لدھیانہ
۱۱۔ خلیل شاہ صاحب الیکٹرک انسپکٹر سونام۔ پٹیالہ سٹیٹ

ڈائرکٹر الشیو افریقن کمپنی ۔ (لاہور)

جموں سے آئی ہوئی ایک مہاجرہ کی داستان

پاکستان ملٹری سے فریاد

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۲۴ جولائی ۱۸ جولائی کو جموں سے روانہ ہو کر ساڑھے تین ہزار مہاجرین کا ایک قافلہ پورے ۴۸ گھنٹوں میں ۱۱ میل کی مسافت طے کر کے سوچیت گڑھ پہنچا تھا۔ اسی قافلے کی بلند خاندان کی ننگ و ناموس نوجوان دوشیزہ کا بیان ہے:-

شروع فسادات میں ہی میرے خاندان کو شہید کر دیا گیا تھا۔ اور میں بمشکل جان بچا کر کیمپ میں پہنچی تھی۔ کیمپ میں آ کر جن مصائب کا سامنا کرنا پڑا وہ ناگفتہ بہ ہیں۔ دن میں صرف ایک دفعہ راشن ملتا تھا۔ جسے دیکھ کر ہی گھن آیا کرتی تھی۔ وہاں اکثر دن دہاڑے وحشی درندے کیمپ کے اندر گھس آتے اور من مانی کاروائیاں کرتے ایک بار نہیں بیسیوں دفعہ غدار عبداللہ کو درخواست کی کہ کیمپ میں ہمیں سکھ۔ ڈوگرے سپاہی اور راشٹریہ سیوک سنگھی اکثر ناجائز طور پر تنگ کرتے ہیں۔ ان کو بند کرکے ہمیں از راہ کرم پاکستان پہنچا دیا جائے لیکن ہماری استدعا کو ہر دفعہ نوک پائے استحقار سے ٹھکرا دیا گیا۔ میں نے ایک دفعہ وزیر تعلیم کرنل پیر محمد خاں کو بھی اپنی رام کہانی سنائی لیکن اُن کے دل میں بھی رحم کا کوئی شائبہ باقی نہیں رہا آخر جب ایک دن شیخ عبداللہ کیمپ کے ملاحظے کیلئے آیا تو ہم نے اُس کے پاؤں پڑ کر التجا کی کہ ہم پر رحم کیا جائے۔ اور ہمیں حدود پاکستان تک پہنچا دیا جائے۔ یہاں ہماری زندگی موت سے بدتر ہے چنانچہ اُس نے ہمارے قافلے کی روانگی کا بندوبست کیا۔ جو ۱۸ جولائی کو ٹرکوں پر روانہ ہوا۔ اس قافلے کے رکھوالے ڈوگرہ سپاہی تھے جو راستے میں کئی دفعہ قافلے کو روک کر ناجائز چھیڑ خانی اور حملے کرتے تھے۔ اور سارے قافلے کی نقدی زیورات چھین لئے گئے اور ٹرکوں وغیرہ سے ساری قیمتی اشیاء نکال لی گئیں۔ اس نوجوان دوشیزہ کا کہنا ہے کہ جموں کے اندر غیر مسلموں کے پاس کئی مسلمان لڑکیاں موجود ہیں۔ اور غیر مسلموں نے آزادانہ اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں۔ میں پاکستان کی ملٹری کے مخلص نوجوانوں سے اپیل کرتی ہوں۔ کہ وہ کشمیر میں داخل ہو کر اپنے مسلمان بھائیوں کی ننگ و ناموس کو ڈوگرہ۔ سکھ اور دوسرے وحشی درندوں کے ہاتھوں سے بچائیں۔

نہروں کے پانی کا جھگڑا اب بین الاقوامی عدالت انصاف میں پیش کیا جائیگا؟

لاہور ۲۴ جولائی۔ نہر دیپالپور اور نہر اپر باری دوآب کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کی بین المملکتی کانفرنس میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ "نوائے وقت" کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے کہ غالباً اب یہ معاملہ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں پیش ہوگا ہندوستان نے یہ پوزیشن اختیار کی ہے کہ مغربی پنجاب کو مشرقی پنجاب کے دریاؤں کے پانی پر کوئی حق حاصل نہیں اور مغربی پنجاب اس صورت میں مشرقی پنجاب کے ہیڈ ورکس سے پانی حاصل کر سکتا ہے اگر وہ مشرقی پنجاب کے پانی پر کلی حق کو مانتے ہوئے آبیانہ ادا کر کے پانی حاصل کرے۔ پاکستان اس پوزیشن کو تسلیم نہیں کرتا۔ معلوم ہوا ہے کہ بین مملکتی کانفرنس میں پاکستان کے نمائندوں کا موقف یہ تھا کہ بین الاقوامی قانون کی رو سے مغربی پنجاب کا دیپالپور اور سندھ کو مذکورہ بالا دریاؤں کے پانی پر اسی طرح حق حاصل ہے جس طرح تقسیم ہند سے پہلے حاصل تھا اس کے علاوہ پاکستان کی پوزیشن اس سے بھی مضبوط ہوتی ہے کہ ثالثی ٹریبونل نے جو فیصلہ دیا تھا وہ بھی پاکستان کے حق میں اسی اصول کو تسلیم کرتا ہے لیکن ہندوستانی وفد ۴ مئی ۱۹۴۸ء کے ایک اور سمجھوتہ کی دفعہ کا حوالہ دیتا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے "مسئلہ کی قانونی حیثیت سے قطع نظر دونوں حکومتیں عملی سپرٹ میں اس مسئلہ کو اس بنیاد پر حل کرنے کی خواہاں ہیں۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت کو حق حاصل ہے کہ وہ بتدریج ان نہروں کو پانی کم کرتی جائے۔ مگر وہ حکومت مغربی پنجاب کو اتنی مہلت دے گی۔ کہ وہ اس اثناء میں کوئی دوسرا ذریعہ ڈھونڈ لے" مغربی پنجاب کی طرف سے اس معاہدہ پر ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات کے دستخط ثبت ہیں ہندوستان نے یہ پوزیشن اختیار کی ہے کہ اس معاہدہ میں یہ مان لیا گیا ہے کہ مشرقی پنجاب کے دریاؤں کے پانی پر مغربی پنجاب کو کوئی حق حاصل نہیں اور ان نہروں کو پانی دینا اور کم کر دینا مشرقی پنجاب کے رحم و کرم پر منحصر اور اس کے اختیار میں ہے پاکستانی وفد نے یہ جواب دیا ہے کہ ہمیں مذکورہ بالا معاہدہ قطعی نہیں تھا بلکہ انہیں صاف طور پر دیا ہے کہ یہ عارضی انتظام ہے لہذا پاکستان ہمیشہ کے اس معاہدہ کی تصدیق کرنے کیلئے تیار نہیں۔ اُدھر ہندوستانی وفد اپنی پوزیشن پر اڑا رہا۔ اسلئے نہروں کے پانی کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ غالباً اب یہ جھگڑا بین الاقوامی عدالت انصاف میں آجائیگا سر دست موجودہ انتظام کے مطابق نہروں میں پانی جاری رہے گا۔

کشمیر میں جنگ بند کرانے کیلئے کشمیر کمیشن کا فارمولا

نئی دہلی ۲۴ جولائی۔ باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندوستان و پاکستان نے حکومت ہائے پاکستان و ہندوستان سے کشمیر میں جنگ بند کر دینے کیلئے رجوع کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ کمیشن نے ہر دو حکومتوں کے ساتھ ابتدائی مذاکرات کے بعد ایک ایسا فارمولا ان کے سامنے رکھا ہے جس کی بنا پر جنگ کو ملتوی کیا جا سکے گا۔ اور جس سے کمیشن کے فرض ثالثی میں خاصی سہولت پیدا ہو جائیگی۔ اس فارمولا کی تفصیلات ابھی تک پردہ راز میں ہیں اور دونوں حکومتیں اس پر غور کر رہی ہیں۔ کمیشن کے نام پنڈت نہرو نے اپنے تازہ ترین مکتوب میں اس امر کا یقین دلایا ہے کہ وہ بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق کمیشن کی درخواست کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔

حیدر آباد میں ہندوستانی فوج اُتار دینگی دھمکی

دہلی ۲۴ جولائی۔ ہندوستان کے وزیر تعمیرات مسٹر گیڈگل نے کہا ہے کہ ہندوستان ایک دو دن میں دو ہزار سپاہی ریاست حیدرآباد میں اتار سکتا ہے لہذا اس ریاست کا مسئلہ حل کرنا چنداں دشوار نہیں۔ مسٹر گیڈگل نے یہ یقین ظاہر کیا ہے کہ سردار پٹیل حیدرآباد کا قضیہ بھی اسی طرح سلجھا لینگے۔ جس طرح کہ انہوں نے ہندوستان کی دوسری دو سو ریاستوں کے مسائل حل کئے۔

ہندوستانی پولیس کی جارحانہ کارروائیاں

شولاپور ۲۴ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کل ہندوستانی پولیس کی ایک پارٹی۔ ریاست حیدرآباد کی سرحد میں تین میل تک گھس گئی۔ اور اس نے بیجاس کے قریب رضا کاروں پر گولیاں برسائیں۔ جس سے چار رضا کار ہلاک ہو گئے حکومت ہند کے بیان کے مطابق ان رضا کاروں نے موضع بدول سے جو لبری تعلقہ میں ہے مویشی چرا لئے تھے پولیس نے تعاقب کر کے کچھ مویشی واپس لے لئے

۱۴ اگست کو لندن میں یوم پاکستان کی تقریب

لندن ۲۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ ۱۴ اگست کو یوم پاکستان کے سلسلہ میں ایک شاندار دعوت کا انتظام کریں گے۔ مختلف ممالک کے سفیر، برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی اور حکومت کے دوسرے اراکین اور سینکڑوں مہمانوں کو سٹین ہوپ گیٹ پر جمع ہونے کی دعوت دی گئی ہے کیونکہ پاکستان کے بہت سے کامیاب امور منصبی یہیں طے پائے

اتحادی ثالث آج بیروت پہنچیں گے

لندن ۲۴ جولائی۔ اتحادی ثالث ڈاکٹر برنادوٹ صدر لبنان کی دعوت پر کل لبنان کے دارالحکومت بیروت پہنچیں گے۔ جہاں وہ بیت المقدس اور فلسطین کی صورت حال کے بارے میں صدر لبنان سے تبادلہ خیالات کریں گے۔ اس کانفرنس میں عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا بھی شرکت فرمائیں گے۔

۱۴ اگست کو پاکستان میں عام تعطیل ہوگی

کراچی ۲۴ جولائی۔ مملکت پاکستان کی آفرینش کے موقع پر ۱۴ اگست ۱۹۴۸ء بروز ہفتہ کو پاکستان کے طول و عرض میں عام تعطیل ہوگی اس دن سرکاری اور دیگر عمارات پر پاکستانی پرچم لہرائے جائیں گے۔

سٹالین اٹیلی اور ٹرومین میں ملاقات ہوگی

برلن ۲۴ اگست۔ برلن میں ایسی افواہیں زوروں پر ہیں۔ کہ برلن کی گتھی کو سلجھانے کیلئے عنقریب مارشل سٹالن۔ مسٹر اٹیلی اور صدر ٹرومین میں ملاقات ہوگی۔

شاہ ایران برطانوی دارالعوام میں

لندن ۲۴ جولائی۔ شاہ ایران جو منگل سے لندن آئے ہوئے ہیں نے آج دارالعوام کا معائنہ کیا۔ کل شام آپ کے اعزاز میں شاہی محل میں ایک گارڈن پارٹی دی گئی۔ جس میں تقریباً ۸ ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔ آپ شاہی محل کا قیام ختم کر کے آج ایک ہوٹل میں آگئے۔ جہاں وہ کچھ عرصہ تک آرام کریں گے

پونچھ میں ایک ہندوستانی دستہ کا مکمل صفایا

سرائے کھل ۲۴ جولائی۔ حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پونچھ کے علاقہ میں مجاہدین نے ایک جگہ ہندوستانی دستے کا مکمل صفایا کر دیا۔ دوسرے مقامات پر بھی دشمن کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ گریز کے علاقہ میں مجاہدین نے ہندوستانی دستوں پر شبخون مارا اور ہندوستانی دستے اپنی ایک اہم چوکی سے پسپا ہو گئے۔

سزا پہلے اور جرم بعد میں

قاہرہ ۲۴ جولائی ایک مصری نوجوان کو قتل کرنے کے الزام میں ۲۰ سال قید کی سزا دی گئی تھی چند دن ہوئے جب وہ سزا بھگت کر اپنے گاؤں میں آیا تو اس نے دیکھا کہ جس شخص کو قتل کرنے کے الزام میں اسے سزا دی گئی تھی وہ بالکل صحیح سلامت ہے یہ دیکھ کر اسے سخت طیش آگیا۔ اور اس نے "سابقہ مقتول" کا گلا گھونٹ کر

کالم اول کے نیچے

ہلاک کر دیا۔ اور اسے کندھوں پر اٹھا کر تھانے میں لے آیا عدالت نے اسے مزید بیس سال کی سزا دی مگر وہ فوراً ہی رہا کر دیا گیا کیونکہ وہ اس جرم کی پاداش میں قبل ازیں ۲۰ سال تک قید بھگت چکا تھا

درخواست دعا:- خاکسار بوجہ درد جگر ایک ہفتہ سے بیمار ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمادیں۔ خاکسار محمد شفیع کاتب امرتسری